

باقیہ اور رسول کریم نبیوی تشریفات، مکن طرس حامت تک جنگیں، اس سلسلے میں فصل
تقریباً گذشت لے موتاً امام مالک کی شہادت ہے تو فرماتے ہیں۔ حدیث کا کام جو محدثین اللہ علیہ السلام
علیہ وسلم کی دفات کے ایک سو دس یا ایک سو پیش برس بعد وجود میں آیا۔ اور اس کے مجموعیں
آئے سے چند برس دلقوپیاں ۲۳۴ میں، پہلے تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیواروں
گفتار سے شرف انعمز ہوتے تھے اصحاب رسول اس دنیا میں موجود تھے۔ اور ان لوگوں
کا تو شماری نہیں جنہوں نے صحابہ رسول کی محبت کی سعادت پائی تھی اور بلادِ اسلام مشتمل
بلادِ حجاز، شام، عراق، اور مصر و عینہ رہ کا ذکر ایں وقت پھروری کے صرف مددہ مددہ ہی کویں بھی جہاں
یہ کتب موجودیں آئیں، اسی میں اتنی کثرت سے تابعین موجود تھے، جن کا شمار نکل ہے۔

موظار کی اس خصوصیت کا ذکر کرتے ہوئے مولانا عبدالغفاری صاحب لکھتے ہیں۔ اس خصوصیت
کیلئے عباداری سی مالت میں اونڈیلے لوگوں کی موجودگی میں پھر ایسی جگہ پر جہاں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری دس سال گزرے ہیں اور جہاں کا کوئی گھر اور کوئی خانمان
ایسا دستا جس کی آنحضرت سے دالبیتی اور آپ کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل نہ ہو
اس سے زمین میں ایک شخص (امام مالک)، آپ کی مدینوں اور نشوون کے بیان میں ایک مجموعہ
تیار کر کے اسی سر زمین میں اس کو علی الاعلام ساتا ہے اور ہزاروں آدمی بلادِ اسلامیہ سے
ریخت سفر یا نہ کر مدینہ آتے اور اس مجموعہ کو سنکر اور نہیت سے لوگ اس کی تفصیلیں لے کر
اپنے اپنے دلن والپیں چاتے ہیں اور دہائی سینچ کر ان کا ہر آدمی اس کو سیکھوں اور حسزاروں
مسلمانوں میں پھیلاتا ہے، مگر سعینہ مقدس یا کسی ایک شخص بھی یہ نہیں کہتا کہ یہ ساری مدینیں
یا ان میں سے یہ ت سی جعلی ہیں۔

جماعیع حدیث میں مولانا امام مالک کی ہی دھ خصوصیت ہے جس کی وجہ سے حضرت
شاہ ولی اللہ نے اسے دوسری کتب حیثیت پر منع فترار دیا ہے، اور حدیث و سنت میں
اے مر جمع اول تعلیم کرنے پر نظر دیا ہے۔

بیساکھ معاشرن الحدیث چالہ سوسم پر تبصرہ کرتے ہوئے بڑی تفصیل سے لکھا ہا پکا ہے،
مولانا محمد منظور نعیشی صاحب نے ہے تو ہر باب کے تحت اس سے متعلق ضروری احادیث کو

جن کا ہے۔ پھر اس کا انگیت سیس بیان ہی ترجیح کر کے وصوت میں کے ہارے میں ہر دوسری تشریفی بھی کرنے لگے ہیں۔ احمد فراش کا انتخاب، ان کا اور وتر جس اور پھر ان کی تشریفی ہبایت سپردیہ اور اس سلسلے میں حقیقتی الوسیعی میا حث کو تکڑا لٹکر لئی کو روشنی کی گئی ہے۔

حادثت الحدیث حدود ہم — اس پہلو میں ایک تو کتاب المذاق ہے۔ دوسرا کتاب المذاق ہے۔ مصنفوں نے رقاق کی تشریفی بیان کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ ارشادات وہ خطبات و موعظات اسی پر کی رہنگی کے وہ مالکت و داققات جن کے پڑھنے اور سننے سے دل میں رقت و خلیت اور گلزار کی کیفیت پیدا ہوتی ہے اور دنیا کی دعوت لنگر بن کر ہوتی اور آخرت کی نکر بڑھتی ہے، ...۔ رقاق کی حدیثوں کا خاص موضوع اور غاصن کام بھی ہے کہ وہ دل کے رنج کو سچ کر لیں اور دل کا رنج سچ ہو جائے کے بعد ہی وہ اعلیٰ اخلاق پیدا ہو سکتے ہیں، جن بے آلات ہو کر انسان خلیفۃ اللہ پہنچتا ہے۔

کتاب المذاق میں سو حدیثیں ہیں، جو ان موضوعات پر ہیں، خوب نہ ہوا وہ نکر آخرت دنیا کی تحقیقیہ اور منیرت، زہاد اس کے ثمرات دیرکات اور زہبہ نبھوی۔ اسی طرح کتاب الافلاق میں جملہ اخلاق کے ہارے میں احادیث مرتب کی گئی ہیں۔

جلد اول کے دیباچہ میں مصنفوں نے احادیث کے مطالعہ اور ان کے معنوں و مطلب کو سمجھنے کے لئے ایک بڑا خصروں کی نکتہ بیان کیا ہے اور یہ یہ ہے۔

زیادہ تر احادیث کی حقیقتیہ ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مجلسیہ شغلات اور اوقاتیہ ہیں۔ یا اپنے کے سامنے پڑھے ہوئے والی سوالات کے جوابات ہیں۔ یا کسی وقت مسئلہ سے متعلق ہیلایات اور تنبیہات ہیں۔ اور اسے موقع دعاویوں اور غماطہین کے احوالوں و خصوصیات کو پیشہ نظر رکھ کر ان کو سمجھنے کے کوششوں کرنے چاہیئے۔ اگر احادیث کی

اسی چیزیں کو پیشہ نظر نہ رکھا جائے اور مصنفوں کے تکویر ہونے کا اثر کو غمینہ اور ٹھوک کے طرح انہی پر غمینہ کیا جائے، تو طرح طرح کہ ایسیں اور ٹھوک کے پیدا ہو سکتے ہیں اور اگر یہ نکتہ ملحوظ رکھا جائے تو اس کا اثر ایسا ہے

کوئی احمد ایکوں نہ سمجھتا تھا اس کو ملنا رکھنے کا سب سے بڑا فرست ہے اس کا لفظ کے خلاف
اپنے لفظ کو پہنچ کر لے اس نکتے کو ملنا رکھنے کا سب سے بڑا فرست ہے اس کا لفظ کے خلاف
خوبی تاکہ ایکبھی کہتے رہا ان میں کام مفت اصول بتاتا ہے اور حدیث و سنت کا اولین تصریح و مصلحت
اصل تو ضعی و تشریح ہے۔ اب ظاہر ہے اصول ہیں تو عمومیت اور اعمال ہو تکے ملے تو فرمائی و تفصیل اور توجیہ
و تشریح کے لئے حالات گرد پیش اور زمانہ کا خیال رکھنا پڑتا ہے جس میں مقامیت لذماً تجاذب ہے۔
چنانچہ فرست اس کی ہوتی ہے کہ اس مقامیت کے عکس میں عمومیت کا سارغ لگایا جائے۔

جلد اول بڑے سائز کے ۲۸۸ صفحات میں، اور جلد دوسرے ۳۰۰ صفحات میں اکاغنڈ
لہاخت اور کتابت مدد ہے۔ اور قیمت علی الترتیب غیر محدث جلد اول کے اور جلد دوسرے کے ملائم
ملے کا پتہ ہے۔ کتب خانہ الفخر تان کپری روڈ۔ لکھنؤ۔
فضائل صحابہ داہل بیت المقدس مکتوبات شاہ عبد العزیز زاد شاہ دریث الدین دہلوی
بیہقی نظر کتاب بمحور ہے اور رسائل کا

۱۔ سراج الہلیل فی مسلسلۃ التفصیل

۲۔ عزیز الاقتباس فی فضائل اخیال الناس

۳۔ وسیلۃ النجات

اون کے علاوہ اس کتاب میں شاہ عبد العزیز کے دس مکتوبات اور شاہ دریث الدین کا ایک
مکتوبہ بھی شامل ہے۔ یہ سب رسائل اور مکتوبات اصل فارسی میں لکھتے گئے ہیں۔ اور ان کا
اردو ترجمہ بھی ہے۔ کتاب کے شروع میں محمد الیوب قادری ایک اسے کاکوئی۔ ۱۰ صفحہ کا مقدمہ
ہے۔ جس میں مغلوں کے آخری دہلیں، ہندوستان میں شیعیت اور تفصیلیت کو جملہ
فروع ہوا، اس کا اجمالی خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ اور اس پس منظر میں شاہ عبد العزیز نے
نے "تحفۃ الشاہ عشیرہ" کہ کر فضائل صحابہ داہل بیت کا جس طرح اثبات کیا اس پر مدد
ڈالی ہے، قادری ماحب کا مقدمہ بڑا ہے اور معلومات میں اور اس میں اس دوسری شیعی سنی
کشکش کی بڑی واضح تصویر پیش کی گئی ہے۔

عام طبقتے شاہ ولی اللہ اور شاہ عبد العزیز کے دور میں مسلمانوں کی لوگوںی تبلیغات